www.emarsiya.com

مرثیہ: ۴

درحالِ حضرت امام علیؑ

۱

اک دن رسولِ حقؐ سے کسی نے یہ عرض کی
ارشاد آپؐ کیجیے کچھ رتبۂ علیؑ
فرمایا مصطفیٰؐ نے کہ میں اور مرا وصی
تھے ایک نور خلقتِ آدم بھی جب نہ تھی
مانند روح و جسم کے باہم رہا ہوں میں
مجھ سے جدا نہ وہ ہے نہ اس سے جدا ہوں میں

۲

میرے لئے ہے گرچہ رسالت کا مرتبا
تین اس میں یہ فضیلتیں مجھ سے بھی ہیں سوا
اک یہ کہ حق نے جیسا برادر اُسے دیا
میرے لئے نہیں ہے کوئی مجھ سا دوسرا
بی بی مجھے نہ مالکِ روزِ جزا ملی
زوجہ علیؑ کو فاطمہؑ سی پارسا ملی

۳

بیٹے ملے حسینؑ و حسنؑ سرورِ جلیل
قدموں پہ جن کے آنکھوں کو ملتا ہے جبرئیلؑ
ان کا تمام خلق میں کوئی نہیں عدیل
وہ قاسمِ بہشت وہ مختارِ سلسبیل
اب تو ہی دیکھ رتبہ کو شیرِ الٰہ کے
ایسے پسر کہاں ہیں رسالت پناہ کے

۴

معجز نمائیوں کا کروں اس کی وصف کیا
کرتا تھا ماں کے بطن میں تعظیمِ مصطفیٰؐ
تھا وہ ازل سے شیفتۂ ذاتِ کبریا
ہوتے ہی خلق سجدۂ معبود میں جھکا
ہیبت سے اہل کفر کے ہتھیار گر پڑے
کعبہ میں جتنے بت تھے سب ایک بار گر پڑے

۵

اورحال یہ عبادتِ حیدر کا ہے رقم
حمدِ خدا سوا نہ گذرتا تھا کوئی دم
پڑھتا تھا جب نماز وہ شاہنشہِ اُمَم
خوفِ خدا سے کانپتے تھے سر سے تا قدم
احوال تھا یہ سجدہ میں اُس خوش خصال کا
ہوتا تھا فاطمہؑ کو گمان انتقال کا

۶

فرمانروائے خلق تھا ہر چند وہ امام
لیکن نمک سے کھاتے تھے نانِ جویں مُدام
بھوکوں کو کھانا دیتے تھے جاری تھا فیضِ عام
کس لطف سے غریبوں سے ہوتے تھے ہم کلام
غم بے کسوں کے حال پہ کھانے سے کام تھا
بھوکوں کو آپ جا کے کھلانے سے کام تھا

۷

ملتی تھی مُزد آب کشی جو بوقتِ شام
رانڈوں کو جا کے اُس کا کھلا آتے تھے طعام
اندھوں پہ اور غریبوں پہ الطاف تھا مدام
فرماتے تھے جو پوچھتا مولاؑ کا کوئی نام
کیا پوچھتے ہو عبدِ خدائے قدیر ہوں
جس طرح تم فقیر ہو میں بھی فقیر ہوں

۸

بہرِ وفائے نذر جو صائم ہوئے امام
اور دن ہوا تلاوتِ قرآن میں تمام
مولا کو جَو کی روٹی بہم پہنچی وقتِ شام
سائل پکارا، دَرُ پہ یہ حیدرؑ کا لے کے نام
میں فاقہ کش یتیم ہوں تم حق کے شیر ہو
حاضر ہو کچھ تو دو کہ یہ محتاج سیر ہو

۹

اس صاحبِ کرم نے سنی جبکہ یہ صدا
وہ روٹی اپنے حصے کی سائل کو کی عطا
بنتِ نبیؐ و فضہ ؓ و سبطینِ مصطفیٰؐ
دے آئے اپنا حصہ بھی اور شکرِ حق کیا
پانی سے روزہ کھولا شہِ ذوالفقار نے
فاقے میں کاٹی رات ہر ایک روزہ دار نے

۱۰

پھر صوم سے تھے دوسرے دن شیرِ ذوالجلال
افطار کرنے پائے نہ تھے پانچوں خوش خصال
سائل نے وقتِ شام پھر آ کر کیا سوال
پھر بخشے نانِ جَو اسے بارغبتِ کمال
تھا روزہ تیسرا کہ وہ آیا اسی طرح
پھر پانچوں صاحبوں نے کھلایا اسی طرح

۱۱

جس دن وہ تینوں نذر کے آخر ہوئے صیام
اور چوتھے دن بھی کچھ نہ میسر ہوا طعام
تھا فاطمہؑ کا ضعف سے لرزاں بدن تمام
فاقوں سے شیرِ حق میں نہ تھی طاقتِ کلام
مشکل تھا بولنا حسنؑ تلخ کام کو
غش آتے تھے حسینؑ علیہ السلام کو

۱۲

منھ خشک رنگ زرد تھا اشکوں سے چشمِ نم
اور بھوک سے لگا ہوا تھا پشت سے شکم
ان سے علیؑ یہ کہتے تھے بیٹا نہ کھاؤ غم
کھانا جو تین روز سے پہنچا نہیں بہم
راحت ہے راہِ حق میں جو ہم رنج سہتے ہیں
ہوتے ہیں جو سخی وہی بھوکے بھی رہتے ہیں

۱۳
کیا غش پڑے ہو تکیہ سے بیٹا اٹھاؤ سر
رازق کرے گا رحم اسی پر رکھو نظر
زہراؑ نے تب علیؑ سے کہا یہ بچشمِ تر
کیا عمر ہے حسینؑ کی یا شاہِ بحر و بر
اس کی گرسنگی سے میرے دل میں درد ہے
آنکھوں میں حلقے پڑ گئے ہیں رنگ زرد ہے

۱۴
بچوں کو بھوک پیاس میں آتا نہیں قرار
مادر سے کھانا مانگتے ہیں رو کے بار بار
اس صبر پر حسینؑ کے ہو فاطمہؑ نثار
بھوکا رہا ہمارے برابر یہ گلعذار
کیوں کر خدا نہ ہوئے گا خوش اس کی باتوں سے
سائل کو روٹی دوڑ کے دی ننھے ہاتھوں سے

۱۵
زہراؑ سے تب یہ کہنے لگے رو کے مرتضیٰؑ
صابر مرا حسینؑ ہے ایوبؑ سے سوا
سائل کو روٹی دینے کا اس کا عجب ہے کیا
سر دے گا حق کی راہ میں اک دن یہ مہ لقا
صبر اس کا تا بہ حشر ہر اک کو رلائے گا
یہ وہ ہے تین روز جو پانی نہ پائے گا

۱۶
فرمایا فاطمہؑ نے کہ اے شیرِ ذوالجلال
میرا حسینؑ بھوک سے اب ہے بہت نڈھال
فاقہ سے تین دن کے ہے صاحب یہ نونہال
زہراؑ سے اب تو دیکھا نہیں جاتا اس کا حال
بچوں کی میرے فاقہ کشی پر نظر کرو
بیٹھے ہو کیا رسول خداؐ کو خبر کرو

۱۷
زہراؑ یہ کہہ رہی تھی علیؑ سے بحالِ زار
تشریف لائے اتنے میں محبوبِ کردگار
تعظیم کو نبیؐ کی اٹھے شاہِ ذوالفقار
پر کانپتے تھے پاؤں نقاہت تھی آشکار
زار و نحیف بنتِ رسالت پناہ تھی
فاقوں سے دونوں بیٹوں کی حالت تباہ تھی

۱۸
بچوں کا حال دیکھ کے گھبرا گئے رسولؐ
پوچھا یہ مرتضیٰؑ سے کہ اے شوہرِ بتولؑ
مرجھائے آج کیوں ہیں یہ میرے چمن کے پھول
روداد سب علیؑ نے کہی بادلِ ملول
غم سے رہی نہ تاب شہِ مشرقین کو
روئے گلے لگا کے حسنؑ اور حسینؑ کو

۱۹
پھر فاطمہؑ کو چھاتی سے لپٹا کے یہ کہا
اے میری فاقہ کش مری دلدار و دلربا
سنتا ہوں تین دن ہوئے کھانا نہیں ملا
افسوس تیرے حال سے میں بے خبر رہا
پھر بولے اے خدا مرے فرزند مرتے ہیں
فاقے سے تین تین دن ان پر گزرتے ہیں